جذبِ جنوں

از مسعود الرحمٰن صاحب عثمانی جاؔوید

فکر کو جذبِ جنوں بھی جو میسر ہو جائے — تیری ہستی بخدا موت پہ دو بھر ہو جائے
عشقِ مجبور کی اک یہ بھی ہے قدرت اے دوست — منہ سے جو بات نکل جائے مقدر ہو جائے
دل وہ شعلہ ہے مرے دل کو جلانے والے — اس کو اڑنا اگر آجائے تو اختر ہو جائے
سوگوارِ غمِ ہستی! غمِ ہستی کی قسم — دل وہ شیشہ ہے کہ تو چاہے تو پتھر ہو جائے
عقل وہ زہد کہ زاہد کو بھی کافر کر دے — عشق وہ کفر کہ کافر بھی پیمبر ہو جائے
شوقِ گریہ ہے تو اتنا تو جگر کو خوں کر — آنکھ سے اشک جو ٹپکے تو گلِ تر ہو جائے
تجھ کو جینا بھی سکھا دیگا تیرا سوزِ طلب — پہلے مرنے کا سلیقہ تو میسر ہو جائے
عزمِ ہستی کی قسم! شورِ جنوں ہے وہ شے — دہشتِ خوف سے قسمت کی جبیں تر ہو جائے

عقل وہ قطرۂ شبنم کہ اڑے تو کھو جائے
عشق وہ اشک کہ ٹپکے تو سمندر ہو جائے